112147 ـ مجلس كا كوئى منبر آئے تو سبحان اللہ كہتا اور باقى منبر بھى تكبير كہتے اور لا الہ الا اللہ پڑھتے ہيں

سوال

ہم ديكھتے ہيں كہ بہت سارى مجالس ميں جب بھى كوئى منبر داخل ہوتا ہے تو پہلا منبر سبحان اللہ كہتا ہے، اور دوسرا اللہ اكبر، اسى طرح وہ سب سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ كہنا شروع كر ديتے ہيں، جب بھى مجلس ميں داخل ہوں ايسا ہى كرتے ہيں، اللہ آپ كو بركت عطا فرمائے ايسا كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب مجلس ميں داخل ہونے والا اپنے بھائيوں كو سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اور اللہ اكبر كى ياد دہانى كروانا چاہتا ہو تو تكبير كہے اور سبحان اللہ كہے اور باقى اعضاء بھى اس كے ساتھ اللہ كا ذكر كريں تو اس ميں كوئى حرج نہيں، يہ مجلس ميں ذكر شمار ہوتا ہے، اور اس سلسلہ ميں ايك مشہور حديث وارد ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى فرماتا ہے: ميں اپنے بندے كے گمان كے مطابق ہوں ميرے بارہ ميں جو وہ گمان كرتا ہے، جب وہ ميرا ذكر كرتا ہے تو ميں اس كے ساتھ ہوں، اگر وہ مجھے اپنے نفس ميں ياد كرتا ہے تو ميں اسے اپنے نفس ميں ياد كرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے جماعت اور مجلس ميں ياد كرتا ہے تو ميں اسے اس سے بہتر جماعت ميں ياد كرتا ہوں، اور اگر وہ ميرى جانب ايك بالشت آگے آتا ہے تو ميں اس كى جانب ايك ہاتھ جاتا ہوں، اور اگر وہ ايك ہاتھ ميرے قريب آتا ہے تو ميں دو ہاتھ قريب آتا ہوں، اور اگر وہ ميرى جانب چل كر آتا ہے تو ميں اس كى جانب دوڑ كر جاتا ہوں "

صحيح بخارى حديث نمبر (7405) صحيح مسلم حديث نمبر (2675).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس مجلس ميں اللہ كا ذكر نہ كيا جائے اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے وہ مجلس ان پر حسرت و ياس ہو گى، اگر اللہ چاہے تو انہيں عذاب دے اور چاہے تو انہيں بخش دے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3380) سنن ابو داود حدیث نمبر (5059) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ترۃ كا معنی حسرت و ندامت ہے.

لیکن یہاں ممنوع یہ ہے کہ اس کی تعداد متعین کر لی جائے یا پھر ترتیب مقصود ہو مثلا سبحان اللہ سے شروع کی جائے اور دوسرے پر لازم ہو کہ وہ اللہ اکبر یا الحمد للہ کہے، لازم کا اعتقاد رکھنا یا معین عدد کے ساتھ ذکر کو مخصوص کرنا جس کا شریعت میں وجود نہ ہو، یا اس طرح ایك دوسرے کے بعد ذکر کرنے کو سنت کا اعتقاد رکھنا یہ سب بدعات میں شامل ہوتا ہے.

اہل علم نے متنبہ کیا ہے کہ عبادت کو وقت یا جگہ کے ساتھ مخصوص کرنا، یا اسے کسی معین کفیت کے ساتھ خاص کرنا جو حدیث میں وارد نہ ہو اسے بدعات اور دین میں نیا کام ایجاد کرنے میں شامل ہوتا ہے، اور اسے اضافی بدعت کا نام دیا جائیگا، کیونکہ اصل میں تو مشروع تھی لیکن وصف کے اعتبار سے مردود ہے.

شاطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بدعت کی تعریف اس طرح ہو گی: دین میں نیا ایجاد کردہ طریقہ، جو شریعت کا مقابلہ کرتا ہو، اور اس پر چل کر اللہ سبحانہ و تعالی کی عبادت میں مبالغہ کا قصد کیا جائے...

اس میں کسی معین کیفیت اور معین ہیئت اور شکل کا التزام کیا جائے مثلا اجتماعی صورت میں ایك ہی آواز پر ذکر کرنا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو عید بنانا وغیرہ.

اس میں یہ بھی شامل ہے کہ: معین عبادات کا معین اوقات میں التزام کرنا جن کی تعیین شریعت میں نہیں ہے، مثلا پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا اور نصف شعبان کی رات کا قیام کرنا " انتہی

دیکھیں: الاعتصام (1 / 37 ـ 39).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .